شریعت مطہّرہ کی روشنی میں زراعت اور باغبانی کے احکام کا علمی اور تحقیقی جائزہ

Scientific and Research Review of the Agriculture's and Horticulture's Rules in the Light of Shariah

ڈاکٹر اشفاق علی*
عبد القادر**

Abstract:

Since ancient times, agriculture has been an important part of human life in all societies. In the same line, Islam has given it extra importance in various ways. It is been termed as a collective duty (Farḍ-al- kifāyah) of the societies where Muslims live in majority. There are many verses in the Holy Qur´ān as well as narrations of the Prophet Muhammad (peace be upon him) that emphasize the importance of agriculture. In fact Islam declares the work of agriculture and cultivation as worship if there is an intention of serving other human beings through agricultural activities because food items produced through such activities are a means of livelihood and life for humankind. This article is a survey of the verses of the Holy Qur´ān and an analysis of the narrations of the Holy Prophet (peace be upon him) that prove that agricultural activities, cultivation and farming is a form of worship for Muslims. The finding bear a clear message to the society that this activity should be done with the intention of worship and in the best possible way for the development of mankind. This article also develops the concept of worship in the form of agriculture activities and explores it as a means of helping the humanity from a religious perceptive.

Keywords: Agriculture, Al-akham, Al- Qur´ān, Hadiṯh, Worship.

*لیکچرار شعبہ اسلامک تھیالوجی اسلامیہ کالج یونیورسٹی پشاور
**ریسرچ سکالر، اسلامک تھیالوجی اسلامیہ کالج یونیورسٹی پشاور

امام ابو بکر جصاص حنفیؒ نے اپنی شہرہ آفاق کتاب احکام القرآن میں قرآنی آیات ﴿ وَٱستَعمَرَكُم فِيهَا﴾"[1] کی تفسیر میں لکھا ہے کہ یہ آیت کاشتکاری کے وجوب پر دلالت کرتی ہے[2]۔ آیت مذکور میں لفظ:" ٱستَعمَرَ" "ا،س،ت" جس کا مجموعہ "است" ہے۔اور "ع،م،ر" "عمر" کا مجموعہ ہے اور مقصود بھی یہی ہے۔ عربی لغت میں جس فعل کی ابتداء "است" سے ہو اس میں طلب کا معنیٰ پایا جاتا یعنی مخاطب سے کسی کام کو سرانجام دینے کا مطالبہ کیا جاتا ہے۔ علم صرف میں یہ ترکیب "باب استفعال" کہلاتی ہے۔ لفظ "عمر" کے مفہوم کی وضاحت کرتے ہوئے امام راغب اصفہانی فرماتے ہیں:"العمارة نقيض الخرب "،یعنی عمارت "خراب اور ویران" کا مقابل ہے ۔عربی کلام میں غیر آباد زمین کو آباد کرنے والے کے بارے میں "عمر أرضه" اس نے اپنی زمین کو آباد کیا[3]۔ کہا جاتا ہے پس آیت مذکورہ کے معنی یہ ہوا کہ "اللہ تعالیٰ تم سے زمین کی آبادی کا مطالبہ کرتا ہے" تو اس سے زمین کو اآباد کرنے کا وجوب معلوم ہوتا ہے۔ اور اس کام کے لیے محنت ،مشقت اوراخراجات سب صدقے اوراعمل صالح کے زمرے آتے ہیں اور اس کے برعکس زمین کو غیر آباد چھوڑنا یا اس کے اسباب مثلاً تیار خوری، سستی و کاہلی اختیار کرنا"فساد فی الارض"زمین کی خرابی اور بربادی" کے زمرے میں شمار ہوں گے۔

زراعت کا مفہوم

لفظ زراعت "الزرع" سے ماخوذ ہے، جس کا معنی کھیتی باڑی اور کاشتکاری کے ہیں لیکن بیج ڈالنے، بونے، اور اُگانے کے معنی میں بھی مستعمل ہے[4]۔زراعت ایک ایسے فن کا نام ہے جس کے ذریعے زمین میں کھیتی کر کے انسانی حیات کی بقاء کے لیے ضروری لوازمات کو حاصل کیا جائے، چنانچہ محمد فرید وجدی اس کے متعلق فرماتے ہیں کہ "الزراعة:فن الزراعة فن من فنون النافقة بل الضرورية وقد عني بها الانسان قديما وحديثا".[5] (ترجمہ: زراعت کا فن فنون مروجہ بلکہ ضروریہ میں سے ہے جس کا پہلے اور بعد کے لوگ اہتمام کرتے چلے آرہے ہیں)۔

تاریخی پس منظر

انسانی زندگی کی ابتدائی دور سے ہی غذا کا تعلق زمین کی قدرتی پیداوار سے تھا۔اسے جب بھی غذا کی ضرورت پیش آتی تو پھلوں، جوَاور جنگلی جانوروں کے شکار سے اپنی ضرورت پورا کرلیتا۔ایک زمانے تک لوگوں میں غذا حاصل کرنے کا یہی رواج رہا۔ لیکن جب سماجی ترقی کا دور شروع ہوا اور مذکورہ اشیاء انسان کی ضرورت کو پورا کرنے کے لیے ناکافی ہونے لگیں تو زراعت کی ابتداء ہوئی اور لوگوں کا رجحان زمیں میں پودے لگانے، بیج سے غلہ جات

اگانے کی طرف بڑھا اور پھر اس میں مزید ترقی کرکے زمین کی خاصیتیں اور تاثیریں دریافت کی گئیں موسمی حالات، مقامات اور فصلوں سے زمین کا تغیر و تبدل معلوم کیا گیا اس طرح انسان نے آخر کار زمین سے غذا حاصل کرنے میں ایک حد تک کامیابی حاصل کی۔[6]

ابتدائی تاریخ

زراعت کی ابتدا کب ہوئی؟ اس کے بارے میں قطعی طور پر تو کچھ نہیں کہا جاسکتا ہے۔ لیکن مؤرخین کی قیاس آرائیوں کے مطابق اس کی ابتداء اٹھارہ یا تیس ہزار سال قبل عورتوں نے کی جو جنگلی بیج جمع کرکے کھیتوں میں بکھیر دیا کرتی تھیں۔ اس دور میں کھیتی باڑی لکڑیوں، ہڈیوں اور نوکیلے پتھروں سے کی جاتی تھی۔ نوکیلے ہتھیاروں کا استعمال تین ہزار سال قبل سے ہوا۔ ایک ہزار سال قبل مسیح زمین کو چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں کی صورت میں کاشت کرنے کا رواج یورپ سے شروع ہوا۔ اس پیشے کی طرف لوگوں کے رجحان بڑھنے کی وجہ سے زرعی اجناس کے بڑھانے، نئے پھل دار درختوں کی تلاش، فصل کی نگرانی، زمین کی ہمواری اور زرخیزی بڑھانے اور قائم رکھنے کے لئے نئی ایجادات ہوئیں اور زرعی تجربات اور تحقیقات کا سلسلہ شروع ہوا جو انیسویں صدی میں بارآور ثابت ہوا۔ مؤرخین کے خیال کے مطابق موسمیات کے علم کی ابتداء بھی زرعی ضرورت کے تحت ہوئی۔ موسموں کی اہمیت کے پیش نظر ماہ و سال کی تخصیص، جنتریوں کی تشکیل، علم ریاضی، اور علم نجوم کی تحصیل پر اکسایا۔ علم نباتات اور علم الحیوانات کی بنیاد تو خالص زرعی ضروریات کے تحت رکھی گئی۔[7]

زراعت اور اسلام

اسلام کے آمد کے وقت تمدنی اعتبار سے دنیا کافی ترقی کر چکی تھی فصلوں، باغات، اور معدنیات میں کئی ممالک خود کفیل تھے۔ جہاں تک عرب سرزمین کا تعلق ہے تو عربوں کا آدھا علاقہ سرسبز و شاداب اور آدھا خشک تھا۔ البتہ مدینہ منورہ کا کچھ رقبہ زرخیز تھا جہاں لوگ زراعت کرتے تھے لیکن مجموعی اعتبار سے عربوں کا علاقہ بنجر تھا اس لیے قرآن کریم نے اسے ﴿بِوَادٍ غَيْرِ ذِيْ زَرْعٍ﴾[8] سے تعبیر فرمایا۔ آپ ﷺ نے عقائد کی اصلاح، اخلاقی اقدار کے احیاء اور آخرت کے خوف جیسے اہم امور کے ساتھ ساتھ مدنی دور میں زراعت کے نظام میں رائج مروجہ مظالم کو ختم کرکے منصفانہ زرعی نظام کی بنیاد رکھی زراعت، مزارعت، مساقات اور مزدوری کی اہمیت اور حقوق بیان فرمائے۔[9]

زراعت کی اہمیت اور احکام القرآن

قرآن کریم کی نظر میں زراعت اور باغبانی کی اہمیت کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کی نشانیوں پر غور و فکر کی دعوت میں اکثر و بیشتر اسی نظام کو پیش کیا ہے[10]۔ پودے جو ایک طرف انسانی زندگی کے بقاء کے حوالے سے اہمیّت کے حامل ہیں تو دوسری طرف حسن و جمال، طبعی و ماحولیاتی فوائد، اور غذائی اقسام کی وجہ سے ان کا شمار کائنات کی اہم مخلوقات میں ہونے لگا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ توحید باری تعالیٰ ہو یا رسالت، دنیاوی زندگی کی ترقی اور اس کی نشو نما کا بیان ہو یا آخرت کا اثبات، امم سابقہ کی طاقت اور ان پر نعمتوں کا بیان ہو یا بطور سرزنش ان نعمتوں سے محرومی کا تذکرہ، مومنوں کو دعوت فکر ہو یا عقل مندوں کو دعوت نظر، دنیاوی و اخروی نعمتوں کا بیان ہو یا اخروی عذاب کا تذکرہ ان سب کے اثبات و بیان میں زارعت اور پودوں کو ایک خاص مقام دے کر ان کی عظمت و شان کو منوایا ہے قرآن کریم میں متعدد مقامات پر اللہ تعالیٰ نے پودوں کا ذکر کیا ہے چنانچہ ذیل میں ان میں سے چند مقامات کی نشاندہی کی جارہی ہے۔

1۔ پودے رزق کا سبب ہیں

حضرت آدمؑ اور بی بی حواءؑ کی خلقت کے بعد اللہ تعالیٰ نے دونوں کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا:﴿وَقُلْنَا يَٰٓادَمُ ٱسْكُنْ أَنتَ وَزَوْجُكَ ٱلْجَنَّةَ وَكُلَا مِنهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هَٰذِهِ ٱلشَّجَرَةَ فَتَكُونَا مِنَ ٱلظَّٰلِمِينَ﴾[11] (ترجمہ: "اور کھاؤ تم اس میں فراخی کے ساتھ جہاں چاہو اور مت نزدیک جاؤ اس درخت کے پس ہو جاؤ گے ظالموں سے)۔

2۔ معرفت الٰہی کا ذریعہ ہیں

جس کا بیان اللہ تبارک و تعالیٰ کے مذکورہ ارشاد سے کیا گیا ہے:﴿فَأَخْرَجْنَا بِهِ أَزْوَاجًا مِنْ نَبَاتٍ شَتَّىٰ﴾[12] (ترجمہ: اور نازل کیا آسمان سے پانی اور اس کے ذریعے مختلف اقسام کی پیداوار نکالی)۔

3 ۔ اللہ تعالیٰ کے قدرت کا شاہکار ہیں

اس پر بارشوں کے برسانے سے دلیل پیش کی جارہی ہے کہ آسمان سے موسلا دھار بارشیں اس لیے برسائی جاتی ہیں:﴿لِنُخْرِجَ بِهِ حَبًّا وَنَبَاتًا وَجَنَّاتٍ أَلْفَافًا﴾[13] (ترجمہ: تاکہ اس کے ذریعے سے اناج، نباتات اور گھنے باغات اگائیں)۔

مندرجہ بالا آیات میں پودوں پر پانی کے ذکر کو اللہ تعالیٰ کی قدرت کے بیان کے لیے مقدّم کیا یعنی جس طرح اللہ

تعالیٰ پانی برسا کر مردہ زمین سے پودہ نکال سکتا ہے اسی طرح قیامت کے دن بھی دوبارہ اٹھا سکتے ہیں۔ جسے سورہ ق میں ﴿كَذَٰلِكَ الْخُرُوجُ﴾[14] سے بیان کیا گیا ہے

4 ۔حیوانات کی غذا کا ذریعہ ہیں

جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ ﴿هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً لَكُمْ مِنْهُ شَرَابٌ وَمِنْهُ شَجَرٌ فِيهِ تُسِيمُونَ﴾[15] (ترجمہ: وہی ہے جس نے آسمان سے پانی نازل کیا جس میں تمہارے لئے پینے کا انتظام بھی ہے اور اس سے درخت چارہ اگاتا ہے جس میں تم اپنے جانوروں کو چراتے ہو)۔

5 ۔زمین کی خوبصورتی کا باعث ہیں

ارشاد ربانی ہے کہ ﴿زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَالْبَنِينَ وَالْقَنَاطِيرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْأَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ذَٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا﴾[16] (ترجمہ: لوگوں کیلئے یہ مرغوب چیزیں خوشنما بنادی گئی ہیں، عورتیں، بیٹے، سونے، چاندی، کے جمع کیے ہوئے ڈھیر، پسندیدہ گھوڑے مویشی اور کھیت۔ یہ سب دنیاوی زندگی کا سروسامان ہے اور اچھا ٹھکانا اللہ تعالیٰ کے پاس ہے)۔

6 ۔پودوں کو نقصان پہنچانے والا فساد ی ہے

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَإِذَا تَوَلَّىٰ سَعَىٰ فِي الْأَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيهَا وَيُهْلِكَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ﴾ 17(ترجمہ: اور جب وہ با اختیار ہوتا ہے تو کوشش کرتا ہے کہ زمین میں فساد برپا کرلے اور کھیتوں اور نسل انسانی کو تباہ کرلے حالانکہ اللہ تعالیٰ فساد کو پسند نہیں کرتے)۔

اس سے عام فساد کی طرف اشارہ کیا۔

7 ۔حقائق کے ادراک کا ذریعہ ہیں

زراعت و آبپاشی میں تجربات سے حقائق کے ادراک کا نام ہے جو اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿أَفَرَأَيْتُمْ مَا تَحْرُثُونَ،أَأَنْتُمْ تَزْرَعُونَهُ أَمْ نَحْنُ الزَّارِعُونَ﴾[18] (ترجمہ: اچھا تم نے اس بات پر غور کیا کہ جو کچھ تم کاشتکاری کرتے ہو اسے تم اگاتے ہو یا ہم اگاتے ہیں)۔

درجہ بالا آیات میں یہ بتلانا مقصود ہے کہ زراعت کی ترقی و تنزل کا دارو مدار اللہ تعالیٰ کے فیصلوں پر ہے لہذا زراعت کا عمل ہو یا آبپاشی کی محنت، اسکی منیجمنٹ ہو، یا سائنسی تحقیق سب اللہ تعالیٰ کی قدرت میں ہے۔ یعنی

حقائق کے آشکارا ہونے پر انسان کو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیئے۔

7-حضور ﷺ نے بھی زراعت کی ہے

مولانا تقی امینیؒ نے مبسوط کے حوالے سے لکھا ہے کہ "رسول ﷺ نے مقام جرف میں بنفس نفیس زراعت کی ہے جس کے بارے میں فرماتے ہیں "و أزرع رسول الله بجرف"[19]. اللہ تعالیٰ نے اچھے برے اخلاق، انسانی زندگی کے مختلف ادوار بچپن، جوانی اور بڑھاپے اور زندگی کے عارضی اور مختصر ہونے کا بیان، اچھی اور بری تعلیمات کا اثر قبول کرنے کو درخت، زرخیز اور بنجر زمین سے تشبیہ کے ذریعے بیان کیا ہے۔ گویا معاشرے اور اخلاقیات کی ترقی میں گویا زراعت کا حصہ تجارت کے حصے کی نسبت سے زیادہ ہے۔[20]

8. زراعت اور شجر کاری کے فضائل احادیث کی روشنی میں

احادیث میں بھی زراعت اور شجر کاری کی فضیلت بیان کی گئی ہے حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ" ما من غارس يغرس غرسا إلا كان ما أكل منه له صدق وما سرق من وما أكل السبع فهو صدق وما أكلت الطير فهو له صدق ولا يزرؤه أحد إلا كان له صدق"[21].(ترجمہ: "جب بھی کوئی مسلمان پودا لگانے کے بعد اس کے پھل سے خود کھالے یا کوئی چوری کرلے یا درندہ و پرندہ کھالے اور یا اسے کوئی گزند پہنچائے یہ سب اس کے لیے صدقہ ہو گا)۔اس حدیث کے ذیل میں علامہ عینیؒ فرماتے ہیں "اس حدیث میں شجر کار اور کسان کے اجر و ثواب کو بیان کیا گیا ہے اگرچہ اس کی نیت ثواب کی نہ ہو۔[22]

9. دنیا کے باغات بہشت میں باغات کا ذریعہ ہوں گے

ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا جو شخص پودا لگانے کے بعد اس کے تیار ہونے تک اس کی آبیاری کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں درخت لگائیں گے [23]۔ زید بن ثابتؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر فاروقؓ میرے والد سے فرمارہے تھے کہ آپ اپنی زمین میں شجر کاری کیوں نہیں کرتے؟ میرے والد نے کہا کہ "میں بوڑھا آدمی ہوں اور موت کے قریب ہوں" حضرت عمرؓ نے ان سے کہا کہ میں تجھے اپنی زمین میں شجر کاری کی قسم دیتا ہوں حضرت زیدؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر فاروقؓ کو اپنے والد کے ساتھ پودے لگاتے اپنی آنکھوں سے دیکھا[24]۔ ایک حدیث جس کے راوی حضرت انسؓ ہیں میں ہے کہ "إن قامت الساعة وفي أيديكم فسيلة فإن استطاع أن لا يقوم حتى يغرسه فليغرسه"[25](ترجمہ: اگر قیامت قائم ہونے لگے اور تم میں سے کسی کے ہاتھ

میں پودا ہو، اور اسے پودا لگانے کی فرصت ہو تو اسے ضرور لگادے)۔ حضرت ابو ایوب انصاریؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ پودا لگانے والے کے لیے اس کے پھل کے برابر ثواب لکھتا ہے یعنی اتنی مقدار میں گویا اس شخص نے راہ خدا میں صدقہ کیا ہے[26]۔ حضرت سلمان فارسیؓ کی آزادی کے لیے تین سو پودے لگانے اور انکی نگہداشت کی شرط رکھی گئی تھی۔ وہ تین سو پودے آپؐ نے اپنے ہاتھوں سے لگائے[27]۔ یوں حضور ﷺ کے قول و عمل سے باغبانی اور شجر کاری کی فضیلت ثابت ہوتی ہے۔

10. باغبانی اور شجر کاری خیر و برکت کا باعث ہے

حضرت حسنؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: "کھجور اور اس جیسے اور پودے لگانے والے اور اس کی موجودہ اور آنے والی نسل کے لیے خیر و برکت کا باعث ہیں بشرطیکہ وہ اللہ کا شکر ادا کرتے رہیں۔ محنت کی یہ ترغیب اس لیے دی جارہی ہے کہ بعض گناہ ایسے ہیں جو کسب حلال کے سوا دیگر عبادات سے معاف نہیں ہوتے[28]۔ علامہ سرخسیؒ نے حضور ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ: "گناہوں میں سے بعض وہ ہیں جو روزوں او نمازوں سے معاف نہیں ہوتے، کسی نے دریافت کیا یارسول اللہ ﷺ! پھر وہ کس عمل سے معاف ہوتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ضروریات زندگی کے پورا کرنے کے لیے محنت اور جدوجہد کرنے سے[29]۔ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ "جب کوئی شخص حلال مزدوری کرکے رات کو تھکا ماندہ سوتا ہے تو اس کے تمام گناہ بخش دیئے جاتے ہیں"[30]۔ امام غزالیؒ فرماتے ہیں کہ "جب مزدور سارے دن کی محنت و مشقت کے بعد تھکا ہارا جب رات سوتا ہے اللہ اس کے گناہ معاف کردیتے ہیں اور وہ اس حالت میں صبح کرتا ہے کہ اللہ اس سے راضی ہوگا[31]، کیونکہ حلال کمائی کی طلب کے لیے زمین کے چپے چپے کو چھان مارنا اللہ تعالیٰ کے ارشاد ﴿فَامْشُوا فِي مَنَاكِبِهَا وَكُلُوا مِنْ رِزْقِهِ﴾ [32] کی وجہ سے واجب ہے۔

11. کاشت کاری کے لیے نکلنا راہ خدا میں نکلنے کی مانند ہے

بعض علماء کی رائے کے مطابق رزق حلال کے حصول کے لیے سفر کرنا راہ خدا میں جہاد کے سفر سے افضل ہے[33]، لیکن یہ جزوی فضیلت ہے۔ علامہ سرخسیؒ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ "جو شخص رزق حلال کی تلاش میں گھومتا پھرتا مرگیا وہ بخشا ہوا چل بسا"[34]۔ عمر فاروقؓ کسب حلال کو جہاد فی سبیل اللہ پر برتری دیتے ہوئے فرمایا کرتے تھے کہ مجھے حلال کمائی کے لیے سفر کرتے ہوئے اپنے کجاوے پر موت کا آنا راہ خدا میں شہادت کی موت سے محبوب ہے[35]، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے سورہ مزمل میں حلال کمائی کے لیے زمین میں سفر کرنے والوں کے

بیان کو جہاد کے بیان پر مقدم کیا ہے۔[36]

وضاحت: سورہ مزمل میں تجارت کے بیان کو جہاد کے بیان پر اس لیے مقدّم کیا گیا ہے کہ جہاد میں آلات حرب وضرب کے حصول کے لیے سرمائے کی کی ضرورت پڑتی ہے، جو مالی استحکام کے سوا ممکن نہیں۔

12. درخت انسان کا قدیم محسن اور وفادار دوست ہے

ویسے تو اس دنیا میں حضرت انسان کے بہت سے دوست اور خدام ہیں لیکن یہ ایک مسلّمہ حقیقت ہے جب انسان اول حضرت آدم علیہ السلام سے گندم کا دانہ کھانے میں لغزش ہوئی تو فرشتوں نے خلیفہ ارض سے کنارہ کشی اختیار کی، جنتی لباس ہٹادیا گیا اور حضرت آدمؑ اور حواؑ جب بے لباس ہوئے تو مشکل کی اس گھڑی میں ہمدردی رکھنے والا درخت ہی تھا[37]۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَطَفِقَا يَخْصِفَانِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَرَقِ الْجَنَّةِ﴾[38] (ترجمہ: اور دونوں آدم و حوا علیہما السلام اپنی شرمگاہ درخت کے پتوں سے چھپانے لگے)، یعنی درخت نے ستر پوشی میں ان کی مدد کی۔ غرض اگر درخت، اور درخت کا خون پسینہ تیل کرہ ارض سے چھین جائیں تو یہی حسین و جمیل بہشت نُما زمین انسان کے لیے جہنم کدہ بن کر رہ جائے گی۔[39]

13. زمین کی حاصلات کے بارے قرآنی حکم

زمین جب خراجی نہ ہو تو اس کی پیداواری حاصلات میں عشر دسواں حصہ یا نصف عشر یعنی بیواں حصہ مساکین کو دینا فرض ہے۔ زرعی پیداوار کے بڑھانے سے زراعت ٹیکس عشر، خراج عوام میں خوشحالی کی فضا پیدا کر سکتا ہے مولانا محمد تقی امینیؒ ان آیات کی تشریح میں احکام القرآن کے حوالے سے لکھتے ہیں:

"صحابہ کا خراج ادا کرنا اس کے لازم ہونے پر دلالت کرتا ہے جو خوشحالی کا سبب ہے، اسے ذلت نہیں سمجھنا چاہئیے"۔[40]

14. کسان اور باغبان کی کامیابی کے اہم اصول

کھیتی باڑی کے سلسلے میں مذکورہ تفصیلات ظاہری اسباب ہیں جو اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کیلئے وسائل بنا دیئے ہیں۔ جن کے پیچھے اللہ تعالیٰ کی قدرت اور مشیت کار فرما ہوتی ہے۔ ان کو اپنانے سے کوئی بھی مسلمان دنیا و آخرت کی کامیابی سے ہمکنار ہو سکتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضامندی پر موقوف ہے جس کی بنیاد تقویٰ ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ﴿وَلَوْ أَنَّ أَهْلَ الْقُرٰى آمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ﴾[41] (ترجمہ: اور اگر بستیوں والے ایمان لاتے اور تقویٰ اختیار کر لیتے تو ہم ان پر آسمان اور زمین سے نعمتوں کے دروازے کھول دیتے)۔

دوسری جگہ فرمایا:﴿وَمَن يَتَّقِ ٱللَّهَ يَجۡعَل لَّهُۥ مَخۡرَجا وَيَرۡزُقۡهُ مِن حَيثُ لَا يَحۡتَسِبُ﴾[42] (ترجمہ: اور کوئی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے بچے گا، اللہ تعالیٰ اس کے لیے مشکلات اور مصیبتوں سے راہ نجات بنائے گا اور ایسی جگہ سے روزی دے گا جہاں سے وہم و گمان نہ ہو)۔

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا:﴿ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ وَكَانُواْ يَتَّقُونَ لَهُمُ ٱلۡبُشۡرَىٰ فِي ٱلۡحَيَوٰةِ ٱلدُّنيَا وَفِي ٱلأٓخِرَةِ﴾[43] (ترجمہ: وہ لوگ جو ایمان لائے اور نافرمانی سے بچتے رہے ان کے لیے دنیا کی زندگی میں بھی خوشخبری اور آخرت کی زندگی میں)۔

تقوی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرنے اور انکے نافرمانی سے بچنے کو کہتے ہیں۔ جس کاشتکار نے اپنی زمین کو آباد کرنے اور اس سے بھرپور مالی فوائد حاصل کرنے کے لئے شب و روز محنت کی تو اس نے زمین کی آبادکاری کے حکم کے ماننے میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کی۔ اور عبادت و عمل صالح کا ایک ایسا عظیم کارنامہ سر انجام دیا۔ جس کا درجہ جہاد اور راہ خدا میں نکلنے سے بڑھ کر ہے اور ایسے لوگوں کے لیے تہجّد کی نماز کی فرضیّت کو منسوخ کیا گیا تھا۔ ارشاد باریٰ تعالیٰ ہے:﴿وَآخَرُونَ يَضْرِبُونَ فِي الْأَرْضِ يَبْتَغُونَ مِنْ فَضْلِ اللَّهِ﴾ [44] (ترجمہ: اور بعض لوگ رزق حلال کی تلاش میں روئے زمین پر گھوم پھر کر تھکے ہوں گے)۔ یعنی نماز تہجد کی فرضیت منسوخ کرنے کی وجوہات میں سے ایک وجہ معاشی ضروریات کی تکمیل بتائی گئی ہے[45] نیز کسان اور باغبان نے زمین کی آمدنی کو ضائع کرنے اور فالتو چھوڑنے کی نافرمانی سے بچ کر تقویٰ کا ایک اہم مقام حاصل کر لیا۔ لیکن دنیا کے باغات کو بہشت کے باغات بنانے اور دنیا کی ترقی کو آخرت کی فلاح کا ذریعہ بنانے کا شعبہ تاہنوز باقی ہے۔ جس کا تعلق زمین سے حاصل کردہ آمدنی کے خرچ کرنے کے ساتھ ہے علامہ شمس الحق افغانی فرماتے ہیں کہ: مسلمانوں پر اپنی استطاعت کے مطابق ان تمام آلات اور اسباب فراہمی جس سے دشمن پر غلبہ پایا جاسکتا ہو فرض ہے جس میں آلات حرب، زراعت، وسائل صحت، ذرائع مواصلات شامل ہیں، آلات حرب میں بندوق سے لے کر ہائیڈروجن بم بری، بحری اور ہوائی بیڑے کے تمام وسائل شامل ہیں، اس میں معمولی سی کوتاہی بھی ازروئے قرآن جرم تصوّر ہوگی۔ آگے فرماتے ہیں:

مسلمانوں پر جدید وسائل میں اتنی ترقی کرنا کہ غیر مسلم اقوام ان پر سبقت نہ لے جائیں ہ فرض ہے۔ اور اگر یہ نہ ہو تو کم از کم ان کے مساوی ہونا ضرور ہے اس کے لیے عالم اسلام کو پوری قوت استعمال کرنے کی ضرورت ہے۔ نماز، روزہ اور حج کے متعلق اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں کہا کہ جتنی طاقت ہو اتنی نماز پڑھو، یا روزے رکھو، حج کرو، یا زکوۃ دو، سو رکعت نماز پڑھنے کی

طاقت ہو، تب بھی پانچ وقت میں اللہ تعالیٰ نے سترہ رکعات نماز فرض قرار دی ہے سال بھر میں صرف ایک ماہ روزے اور زکوٰۃ اڑھائی فیصد اور عمر بھر میں حج ایک مرتبہ فرض کیا، بقدر طاقت فرض نہیں کیا، لیکن سامان جنگ اور دنیاوی ترقی کے اسباب کو "استطاعت" کی قید سے مقیّد کیا ہے۔[46]

ارشاد باری تعالیٰ ہے:﴿وَأَعِدُّواْ لَهُم مَّا ٱسۡتَطَعۡتُم مِّن قُوَّةٖ وَمِن رِّبَاطِ ٱلۡخَيۡلِ تُرۡهِبُونَ بِهِۦ عَدُوَّ ٱللَّهِ وَعَدُوَّكُمۡ﴾[47] (ترجمہ: جس حد تک تمہارے بس میں ہو پوری قوت اور پلے ہوئے گھوڑے فراہم کرو جس سے تم اپنے اور اللہ تمام دشمنوں کو مرعوب کر سکو)۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ مسلمان قوم یا حکومت دس لاکھ ہوائی جہاز یا ایٹم بم دوسرا سامان بنانے کی طاقت رکھتے ہوئے اس میں کمی کریں تو حکم الٰہی کے ترک کی وجہ سب گنہگار اور مجرم قرار پائیں گے۔

خلاصہ بحث

خلاصہ بحث یہ ہوا کہ شریعت کے دائرے میں زراعت کے ذریعے ضروریات زندگی کے لیے مال و دولت کمانا، اس میں ترقی کرنا اور سپر پاور کے مقام تک رسائی حاصل کرنا امت مسلمہ کے لیے نہ صرف جائز اور باعث ثواب ہے بلکہ مذہبی فریضہ بھی ہے اور اسی طرح شجر کاری کی مہم میں حصہ لینا اور پودے کاشت کرنا یا فراہم کرنا ہر مسلمان کی قومی، اخلاقی، معاشرتی بلکہ مذہبی ذمہ داری بنتی ہے۔

References

[1] Hūd, 61
[2] Jaṣṣās, Abū bakar,Ahkām al Qur´ān,Vol 2,Pg: 65
[3] Aṣfahānī,Imam Raghib,Mufradat al Qur´an,darul qalam bairūt,Vol 1,Pg: 379
[4] Wahīd al zamān,Alqāmūs al jadīd,Idāra islamiāt Lahore,Pg: 376
[5] Wajdī ,Muhammad Farīd,Dāyrat āl Máriful al Qur´ān aláshrīn,Dārul M´arifah bairūt,Vol 4,Pg: 591
[6] Mahmūd Rashīd,zarī ajnās ki kharīd wa Forokht ki sharī haisīat,tahqīqi maqāla,ghair matbūa,Maktaba jāmia usmānia,Peshawar,Pg:4
[7] Aminī,Molanā Muhammad Taqī,Islām ka zarī nizām,Nashir Maktaba imdādia multān,Pg:155
[8] Sūra Ibrāhīm,37
[9] Asīr,Nusrat ‘Ali,Islam ka Qanūn e Arāzī,Markaz Tahqīqī Diyāl Singh Trust Library Lahore,Pg:50
[10] Islam ka zar‘ī Nizam,Pg: 157
[11] Sūra Baqrah,35
[12] Sūra Tāhā,53
[13] Sūra Annabā,14-16
[14] Sūra Qaaf,11

[15] Sūra al Nahal 10
[16] Sūra ´al ‘imran , 14
[17] Sūra baqrah , 205
[18] Sūra al Wāqiā 64
[19] Sarakhsī ,kitāb al Mabsūt, Dārul Kutub al‘Almia, Vol30,Pg: 258
[20] Thānvī, Molanā Ashraf ‘Alī,Bayān al Qurān,Tāj Kampanī limited,Pg:h 191
[21] Alhindī, ‘Alauddin al Mutaqī bin hassamuddin,kanzul alūmaal ,idarah ashrafiyat Lahore,hadith Vol 3 safhah 892
[22] ‘Ainī, Imam Badruddīn, ‘Amdat al Qārī Shara Bukhārī, Dar al Ahyā al Turās al Aarabī ,Vol 5,Pg: 711
[23] Kanz al Ummāl,Vol,Pg:896
[24] Ibid,Vol 3Pg:909
[25] Ibid,Vol 3,Pg:892
[26] Ibid,Pg:892
[27] Al Sarakhsī, Al Mabsūt ،Vol 30,Pg: 259
[28] Ibid, Pg:258
[29] Ibid,Bahawāla Bālā
[30] Al Munẓirī, Molānā Abdul Azīm Bin Abdul Qavī, Al Targhīb wa Tarhīb,Daru Ahyā Al Turāṭ Al Arabī ,Vol 2,Pg:524
[31] Ghazalī, Ahyā‘al Ulūm, Vol 2,Pg:90
[32] Al Mulk:15
[33] Al Sarakhsī, al Mabsūt ،Vol30,Pg: 259
[34] Ibid, Vol 30,Pg:258
[35] Ibid,Vol 30,Pg:259
[36] Ibid
[37] Nūr Muhammad, Shajar kāri ke Fawāid, Maktaba Jamia Dār al Uloom Wazirstān Wānā, Pg: 67
[38] al ‘Arāf:22
[39] Shajar kāri ke Fawāid,Pg:68
[40] Ibid, Pg:126
[41] Al Baqara:26
[42] Al Talaq:2
[43] ā Yūnus:63,64
[44] Al Muzammil:20
[45] Al Talāq:6
[46] Yūnus:23
[47] Al Anfāl:60